

## سوال

در وقت اچھا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کے روزوں کی فرضیت اور وقت کا بیان

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

تر:

حد:

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض میں سے ایک فریضہ ہے جو دین اسلام سے بدینی اور واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل کے علاوہ اجماع بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ ۚ فِيهِ مَنَافِعٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ... سورة البقرة 183

ن والوا تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (283) کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے ندر یہ ہیں، ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سچا واضح رہے کہ آیت مذکورہ (کتب) کے معنی ہیں "فرض کیا گیا۔" اور اللہ تعالیٰ کے فریض (فرض مکلفہ) کا حکم آیا ہے جو فرض ہونے پر دلالت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ماہ رمضان المبارک کا روزہ رکھنا بھی ذکر فرمایا۔

الفرض رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور فضیلت میں بہت سی مشور اور صحیح احادیث وارد ہیں علاوہ ازیں تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور ان کا منکر کا فر ہے۔

روزے کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے نفس انسانی کو رومی خیالات اور ذلیل اخلاق سے پاک کیا جائے اور اس کا تزکیہ اور تطہیر ہو۔ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس کے حصول سے انسانی دن کے وہ رخصت تنگ ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے سے شیطان انسان کے جسم میں سرایت کرتا ہے

"ان الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم"

ن کی طرح انسان کے رگ و پے میں چلتا ہے۔" [3]

جب کوئی شخص غیب کو اپنی لپٹا ہے تو اس کا نفس خواہشات کی پیروی میں آگے بڑھنا چاہتا ہے جس سے انسان کی قوت ارادی کمزور پڑ جاتی ہے عبادات میں رغبت کم ہو جاتی ہے جبکہ روزہ اس کے برعکس کیفیت پیدا کرتا ہے۔

کے حصول کی تمنا اور اس کی فائدہ خواہشات کو کم کرتا ہے آخرت کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے مساکین کے ساتھ بہرہ رومی اور ان کے دکھ درد کا احساس دلاتا ہے کیونکہ روزے دار روزے کی حالت میں بھوک اور پیاس کی تکالیف کا ذائقہ خود چمکتا ہے یا درہے عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں جس کے شر روزے کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ ۚ فِيهِ مَنَافِعٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ... سورة البقرة 183

لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو اور اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پوچھو کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے واضح (روشن) ہو جائے پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔" [4]

جب ماہ رمضان کے شروع ہونے کا علم ہو جائے تو اس کے روزوں کی فرضیت شروع ہو جاتی ہے ماہ رمضان المبارک کے شروع ہونے کا علم تین طریقوں سے ہوتا ہے۔

## لمرئیت:

نشان المبارک کا پابند دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ ۚ فِيهِ مَنَافِعٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ... سورة البقرة 183

نص اس معنی: کو پائے تو وہ اس کا روزہ رکھے۔" [5]

ند صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لأمة"

پابند دیکھ کر روزے رکھو۔" [6]

لہذا جس نے رمضان کا چاند دیکھ لیا اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

## دوسرا طریقہ

یہی شہادت سے۔ جب رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کی شہادت یا خبر مل جائے تو ماہ رمضان کا آغاز سمجھے۔ اس کے لیے ایک ایسے شخص کی گواہی کافی ہے جو عاقل، بالغ اور معتبر ہو۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے :

"إِذَا رَأَى الْإِنْسَانُ الْهَيْلَ، فَانْخِرَتْ رَمْلًا، وَنَظَرَ إِلَى رَأْيِهِ، أَوْ إِلَى رَأْيِ رَجُلٍ، فَسَاءَ وَأَمَّا إِنْ سَاءَ بِسَاءٍ"

نہ ماہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کی چنانچہ مجھے نظر آگیا تو میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ مجھے چاند نظر آگیا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔" [7]

## تیسرا طریقہ

مہان کے تیس دن مکمل ہونے سے انیس شعبان کا سورج غروب کے بعد مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہ آئے تو تیس دن مکمل ہونے پر ماہ رمضان کا آغاز ہو جانے کا کیونکہ اسلامی مہینہ تیس دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"إِنِّي لَأَشْرَقُ وَمَعْرُودٌ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَطْلُقُوا غَيِّ تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ فَخُفِّقُوا فَهَذَا رَأْيِي"

انیس دنوں کا ہوتا ہے جب چاند دیکھو تو سب روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو۔ اگر بادل وغیرہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔" [8]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ [9]

وہر اس شخص پر فرض ہے جو مسلمان، عاقل، بالغ ہو اور اس کی طاقت رکھتا ہو۔ کا فرض پر روزہ نہ فرض ہے اور نہ اس کی طرف سے درست۔ اگر وہ دوران رمضان میں تو بہ کر کے مسلمان ہو جائے تو باقی ایام کے روزے رکھے اور حالت کفر کے گزشتہ ایام کی قضا اس پر لازم نہیں۔

چھوٹے بچے پر روزہ فرض نہیں۔ اگر سمجھ دار، مجاہد، بچہ روزہ رکھے گا تو اس کے حق میں وہ روزہ نفلی ہوگا۔

پاگل اور دیوانے شخص پر روزہ فرض نہیں۔ اگر وہ دایوگی کی حالت میں روزہ رکھے گا تو درست نہ ہوگا کیونکہ اس میں نیت شامل نہیں ہوتی جو ضروری تھی۔

نمزائیں اور مسافر پر عجز و سہر کی حالت میں روزہ رکھنا فرض نہیں۔ جب مرض اور سفر کی حالت ختم ہو جائے تو دونوں شخص چھوٹ جانے والے رزوں کی قضا دیں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَجْ...۱۸۴...سورة البقرة

اے جس شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے۔" [10]

رکھنے کا حکم الہی مقیم مقام تندرست مریض اور پاکیزہ حاضر نفس والی عورت لیے ہوش شخص سب کو شامل ہے۔ ان سب پر فرض ہے کہ عذر ختم ہونے پر چھوٹ جانے والے روزے رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ان لوگوں کو بھی شامل ہے اور خطاب اسی لیے ہے تاکہ وہ اس کی فرضیت کا عقیدہ رکھیں او

شخص نے کسی عذر کی بنا پر روزہ چھوڑ دیا پھر دن کے کسی حصے میں اس کا عذر جاتا رہا مثلاً: دن کے کسی حصے میں مسافر سفر سے واپس آگیا یا حاضر نفس والی عورت دن کے کسی حصے میں پاک ہو گئی کوئی کافر مسلمان ہو گیا مجھ کو افاقہ ہوا یا سچہ بالغ ہو گیا تو یہ تمام لوگ دن کے بقیہ حصے میں کمانے پینے سے رکے رہے

## روزے کے ابتدائی اور آخری وقت کا بیان

تعالیٰ کا ارشاد ہے :

۱۸۷...سورة البقرة

ما تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس میں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیاںوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمایا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمی ہوتی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید وہ

بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک رخصت دی ہے یعنی اس میں ابتداء اسلام کا وہ ایک مشکل حکم ختم کر دیا گیا جس کی بنا پر روزہ افطار کر لینے کے بعد عشا کی نماز یا اس سے پہلے سولے تک کمانے پینے اور یہی سے مباشرت کرنے کی اجازت تھی۔ سونے کے

رہے سے روزے کے ابتدائی اور آخری وقت کی حد بندی بھی واضح ہو گئی کہ روزے کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے ہے جبکہ آفتاب غروب ہونے پر اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صُومُوا لِي فِي الصَّوْمِ بِرُكُوعٍ"

و کیونکہ سحری کمانے میں برکت ہے۔" [14]

وہ ازیں سحری کمانے کی ترغیب میں ہست سی روایات آئی ہیں اگرچہ پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو نیز طلوع فجر کے قریب (تاخیر سے) سحری کمانا مستحب ہے۔

اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے بیدار ہوا ہو اور وہ جنبی ہو یا اس وقت حاضر عورت حیض سے پاک ہوئی ہو تو وہ پہلے سحری کھائیں اور روزہ رکھیں اور پھر غسل کریں۔

ات کا اکثر حصہ جاگ کر گزارتے ہیں۔ پھر وہ طلوع فجر سے چند گھنٹے قبل سحری کھا کر سو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسا کر کے درج ذیل غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں :

1۔ یہ لوگ وقت سے پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں۔

2۔ اکثر نماز فجر باجماعت ادا نہیں کرتے۔ اس طرح فرض نماز باجماعت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

3۔ کبھی یہ لوگ نماز فجر اس حد تک موخر کر دیتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتے ہیں جو گناہ اور جرم ہے۔

رہنمائی کا فرمان ہے :

قُولِ الْمُتَّقِينَ ﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۝۵... سورة الماعون

انہوں کے لیے تباہی (اورویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ " [15]

رض روزے کی نیت رات کے وقت کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے رات کو روزہ رکھنے کی نیت کر لی لیکن وہ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوا تو وہ کھانے پینے سے رک جائے تو ان شاء اللہ اس کا روزہ درست ہوگا۔

غالب گمان (اذان وغیرہ سننے) سے سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو روزہ کھولنے میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، إِذَا جَاءَ الْفَجْرُ "

۔ لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے تب تک وہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔ " [16]

فرمایا :

قال الله تعالى : "أَنْتَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَخُذْ "

مائی فرماتا ہے میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو روزہ جلدی افطار کرتے ہیں۔ " [17]

خون یہ ہے کہ تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا جائے۔ اگر وہ میسر نہ ہوں تو خشک کھجوریں جو پانی ورنہ پانی پر اکٹھا کیا جائے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلهو على زقيات قبل أن يهلل فان لم يكن زقيات فلهي فان لم يكن من شربة من ماء "

صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں کھا لیتے تھے ورنہ پانی کے چند گھونٹوں پر اکٹھا کر لیتے تھے۔ " [18]

اگر کھجوریں نہ ملیں اور پانی بھی نہ ہو تو کھانے پینے کی جو چیز اسے اس سے افطار کر لیں۔

یہاں ایک اہم بات کی طرف توجہ مبذول کروانا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگ افطاری کے لیے دسرخوان پر بیٹھ جاتے ہیں اور شام کا کھانا مکمل طور پر کھا کر اٹھتے ہیں پھر وہ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہیں جاتے۔ اس طرح یہ لوگ باجماعت نماز محو ذکر بست بڑی غلطی کا ارتکاب

لار کرنے سے پہلے کوئی بھی پسندیدہ دعا کرنا مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إن الصلاة من فطره ودهود"

یہ وقت روزے دار کی دعا شروع اور قبول ہوتی ہے۔ " [19]

علاوہ ازیں یہ مسنون دعا بھی پڑھے۔

بسمت و علی رنگ افطرت "

میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا۔ " [20]

پ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کر لیتے تو یہ کلمات کہتے :

بسمت و علی رنگ افطرت "

نعم ہو گئی آنتیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ، اجر محفوظ ہو گیا۔ " [21]

مسلمان کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے مسائل سیکھے تاکہ وہ مسنون طریقے سے روزہ رکھ سکے اس کا روزہ درست ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں عمل مقبول ہو۔ یہ چیز نہایت اہم کاموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

لقد كان لئن لم يرسل الله أسوة خيراً لمن كان يرعوا الله وإيماء إلى، انخروا في الله كثيراً ۝۲۱... سورة الاحزاب

لے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بھڑت اللہ کو یاد کرتا ہے۔ " [22]

185-2/183: [23]

8 [24] و صحیح مسلم الامان باب ارکان الاسلام ودعائہ العظام حدیث: 16-

2039- [25]

- 2/187: [26]

- 2/185: [27]

1909 [28]

[7] - سنن ابی داؤد الصیام باب فی شہادۃ الواحد علی رویہ خلال رمضان حدیث 2342۔

[8] - صحیح مسلم الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویہ الحلال حدیث 1080۔

[9] - صحیح مسلم الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویہ الحلال حدیث 1081۔

[10] - 2/184:

[11] (6/241)

[12] - 2/187:

[13] - 2/187:

[14] - صحیح البخاری الصوم باب رکۃ السجود من غیر لہجاء حدیث 1923۔

[15] - 5.4-107:

[16] - صحیح البخاری الصوم باب تغیل افطار حدیث 1957۔

[17] - 700:

[18] - 3/164:

[19] - 9214/411753:

[20] - (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصیام باب التناول عند الإفطار حدیث 2358۔

[21] - (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصیام باب التناول عند الإفطار حدیث 2357۔

[22] - 21-33:

ما عندی والذرا علم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

روزوں کے مسائل : جلد 01 : صفحہ 315